بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
خُطبہ
عید الفطر
مُرتب
ابو ضیاء تنزیل عابد
شعبہ تبلیغ
جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ عید الفطر

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہُ وَ نَسْتَعِينُہُ، وَنَسْتَغْفِرُہُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰہُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ} {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰہَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا} {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا} {يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا}

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰہِ، وَخَيْرَ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ أما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ [المدثر 39 تا 44]

ذی وقار سامعین!

آج عید الفطر، مسلمانوں کی خوشی اور مسرت کا دن ہے، جو سارا رمضان روزے اور

قیام کرنے کے بعد اللہ رب العزت سے انعام حاصل کرنے کا بھی دن ہے، اصل خوشی اور مسرت اس مسلمان اور مومن کے لئے ہے جس نے رمضان کے مکمل روزے رکھے، بلاشرعی عذر کوئی روزہ نہیں چھوڑا اور قیام رمضان کیا، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل کرلی۔

رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں ہم نے اللہ کی توفیق سے بڑھ چڑھ کر نیکیاں کرنے کی کوشش کی، خود قرآنِ کریم کی تلاوت کی اور نمازِ تراویح کی صورت میں قرآن کو سنا، لیکن ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو قرآنِ کریم کا ترجمہ نہیں آتا، یہ نہیں پتہ ہوتا کہ ہم کیا پڑھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں کیا کہہ رہے ہیں، آج کے خطبہ میں ہم قرآن کریم کا خلاصہ سمجھیں گے، کہ قرآن اصل میں کیا بیان ہوا ہے؛

قرآنِ کریم کا خلاصہ

یاد رکھئے کہ قرآنِ کریم کا خلاصہ کم از کم تین باتیں ہیں اور وہ تین باتیں تین اُصول اور تین قاعدے ہیں، ان کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا بہت ضروری ہے، ان میں سے ایک میں بھی کمی رہ گئی تو کل جنت کا حصول مشکل ہی نہیں، ناممکن بھی ہے؛

پہلی بات: عبادت کس کی کریں۔۔۔؟

قرآنِ کریم کے خلاصے میں پہلی بات یہ ہے کہ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ عبادت کس کی کرنی ہے؟ قران ہمیں بتاتا ہے کہ عبادت صرف اور صرف ایک اکیلے اللہ کا حق ہے، قرآنِ کریم میں جگہ جگہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؛

❁ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

اور اللہ ہی کے پاس آسمانوں اور زمین کا غیب ہے اور سب کے سب کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ سو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسا کر اور تیرا رب اس سے ہرگز غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔ [ھود: 123]

❁ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا

جو آسمانوں کا اور زمین کا اور ان دونوں کے درمیان کی چیزوں کا رب ہے، سو اس کی عبادت کر اور اس کی عبادت پر خوب صابر رہ۔ کیا تو اس کا کوئی ہم نام جانتا ہے؟ [مریم: 65]

پتہ چلا کہ عبادت اس اکیلے اللہ کا حق ہے کیونکہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے، جو بندہ اس اکیلے اللہ کی عبادت نہیں کرتا، اس کی عبادت میں کسی اور کو شریک کرتا ہے تو اس بندے کی نجات ممکن نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

❁ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا

"بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور وہ بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے، جسے چاہے گا اور جو اللہ کا شریک بنائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ گھڑا۔" [النساء: 48]

❁ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

"یقین مانو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔" [المائدۃ: ۷۲]

دوسری بات: عبادت کیسے کریں۔۔۔؟

قرآنِ کریم کے خلاصے میں دوسری بات یہ ہے کہ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ عبادت کس طرح کرنی ہے۔۔؟ عبادت کس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرنی ہے۔۔؟ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ عبادت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

❁ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

"اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور بچ جاؤ، پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمے تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔" [المائدہ:92]

جو شخص عبادت تو کرتا ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عبادت نہیں کرتا تو اس کی عبادت اللہ کے دربار میں رد اور ناقابلِ قبول ہو گی۔

تیسری بات: حقوق العباد کا خیال رکھنا:

قرآنِ کریم کے خلاصے میں تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا کی عارضی زندگی گزارتے ہوئے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھنا ہے، معاشرے میں زندگی گزارتے ہوئے دوسرے لوگوں کی خیر خواہی کرنی ہے، ان کا جینا دوبھر اور حرام نہیں کرنا۔

یاد رکھئے کہ جس طرح جنت جانے کے لئے پہلی دونوں باتیں ضروری ہیں، بالکل اسی طرح یہ تیسری بھی ضروری ہے، جو بندہ عبادت اللہ ہی کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے

بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرتا ہے لیکن حقوق العباد کا خیال نہیں رکھتا، مخلوقِ خدا پر ترس نہیں کھاتا، مخلوقِ خدا کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرتا تو وہ بندہ کل قیامت والے دن جنت میں نہیں جاے ئے گا۔ چند دلائل پہ غور کریں؛

❁ إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ [المدثر 39 تا 44]

" مگر داہنے والے۔ باغوں میں ہوں گے، پوچھیں گے۔ گناہگاروں سے۔ کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ " [المدثر 39 تا 44]

❁ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَٰبِيَهْ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ ٱلْقَاضِيَةَ مَآ أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَٰنِيَهْ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ ٱلْجَحِيمَ صَلُّوهُ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَٱسْلُكُوهُ إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ ٱلْعَظِيمِ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ

"اور جس کا نامہ (اعمال) اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش مجھ کو میرا (اعمال) نامہ نہ دیا جاتا. اور مجھے معلوم نہ ہو کہ میرا حساب کیا ہے. اے کاش موت (ہمیشہ کے لئے میرا کام) تمام کر چکی ہوتی. آج میرا مال میرے کچھ بھی کام بھی نہ آیا. (ہائے) میری سلطنت خاک میں مل گئی. (حکم ہو گا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو. پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دو. پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو. یہ نہ تو خدائے جل شانہ پر ایمان لاتا تھا. اور نہ فقیر کے کھانا کھلانے پر آمادہ کرتا تھا."[الحاقہ: 25 تا 34]

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ

وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟" صحابہ نے کہا؛ ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم ہو، نہ کوئی سازوسامان۔ آپ نے فرمایا: "میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکاۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ (دنیا میں) اس کو گالی دی ہو گی، اس پر بہتان لگایا ہو گا، اس کا مال کھایا ہو گا، اس کا خون بہایا ہو گا اور اس کو مارا ہو گا، تو اس کی نیکیوں میں سے اس کو بھی دیا جائے گا اور اس کو بھی دیا جائے گا اور اگر اس پر جو ذمہ ہے اس کی ادائیگی سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہوں کو لے کر اس پر ڈالا جائے گا، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔" [مسلم:6579]

❁ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ صحابہ کا گزر ایک جنازہ پر ہوا' لوگ اس کی تعریف کرنے لگے (کہ کیا اچھا آدمی تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرے جنازے کا گزر ہوا تو لوگ اس کی برائی کرنے لگے آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے

اس کے لیے تو جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔[بخاری:1367]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کو وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر کھا تھا جس سے وہ بلی مر گئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھے تو اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز نہ دی، نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔[بخاری:3482]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ، مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا، فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ المَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک فاحشہ عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گزر رہی تھی، جو ایک کنویں کے قریب کھڑا پیاسا ہانپ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے ابھی مر جائے گا۔ اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر پانی نکالا اور اس کتے کو پلا دیا، تو اس کی بخشش اسی (نیکی) کی وجہ سے ہو گئی۔[بخاری:3321]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ سے عرض کی گئی: ”اے اللہ کے رسول! فلاں خاتون رات کو قیام کرتی ہے اور دن کو روزہ رکھتی ہے اور نیکی کے دیگر کام

کرتی ہے اور صدقہ وخیرات بھی کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتی ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا؛

لَا خَيْرَ فِيهَا، هِيَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

"اس میں کوئی خیر نہیں، وہ دوزخی ہے۔"

انہوں (صحابہ) نے کہا: اور فلاں عورت (صرف) فرض نماز ادا کرتی ہے اور پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے لیکن کسی کو ایذا نہیں پہنچاتی؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

هِيَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ "یہ جنتی عورتوں میں سے ہے۔" [الادب المفرد: 119 صححہ الالبانی]

اس حدیث سے حقوق العباد کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ان کا اہتمام کس قدر اہم ہے۔ آپ ﷺ نے اچھائی کا معیار یہ بتایا کہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کیے جائیں۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حقوق کا پابند ہے لیکن بندوں کو ایذا دیتا ہے، بالخصوص ہمسائے اس سے تنگ ہیں تو ایسے شخص کے نماز، روزوں اور صدقات سے دھوکا مت کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کوئی دین داری نہیں کہ ایک طرف ایسا کام جسے چھوڑنا مباح ہے اس کا التزام کیا جائے اور جسے چھوڑنا ضروری اور فرض ہو اس کا ارتکاب کیا جائے۔ یہ ایسے ہی ہے کہ حرام کما کر صدقہ وخیرات کیا جائے۔ ایسا شخص بے شک بظاہر دین دار ہے لیکن خیر سے خالی ہے۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کی ایذا رسانی سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔" [مسلم: 172]

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ہمارے خطباتِ جُمعہ اور دروس حاصِل کرنے لیے رابطہ کریں۔

کال/واٹس ایپ

0301-1263168

0306-9230439

0300-8282509